شاہنواز فاروقی

نفسیاتی کلوننگ سے جسمانی کلوننگ تک

مغرب کے نئے انحراف اور نئے گناہ کی ایجاد کا جائزہ

(مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں)

کسی زمانے میں مغرب ایک جغرافیہ کا نام تھا۔اب ایک ذہنیت کا نام ہے۔اس ذہنیت نے خدا کا انکار کیا تھا،مذہب کا انکار کیا اور نام نہاد انسان پرستی کو اپنا شعار بنایا۔لیکن یہ جعلی انسان پرستی زیادہ عرصے نہ چل سکی۔اس کے بیخ و بن بہت جلد ادھڑ کر رہ گئے۔یہ عمل بھی اب وہاں اپنے آخری مراحل میں ہے۔خدا اور مذہب کو مسترد کرنے والی ذہنیت بالآخر انسان کو بھی بری طرح رد کر رہی ہے۔اس کی تازہ ترین صورت مغرب میں جنیات (Genetics) کے شعبے میں ہونے والی پیش رفت ہے،جس کے تحت بھیڑ اور بندر بنائے گئے ہیں اور انسان کے خلئے سے انسان سازی کے بارے میں سوچا جارہا ہے اور مغرب کے سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ کارنامہ آئندہ دو چار برسوں میں انجام پاجائے گا۔یعنی وہ دن دور نہیں جب انسان کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں تیار کی جاسکیں گی۔دیکھنا یہ ہے کہ بندر اور بھیڑ کی کلوننگ کے بعد انسان کی کلوننگ کا مرحلہ کب آتا ہے؟

سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں ہونے والی اس "پیش رفت" نے پوری دنیا میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا ہے اور بحث و تمحیص کے ہزار در کھول دئیے ہیں۔اس معاملے کا نہ صرف یہ کہ مذہبی اور اخلاقی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جارہا ہے،بلکہ مذہب اور اخلاق سے قطع نظر کرتے ہوئے بھی اس کے امکانات و مضمرات کا اندازہ لگانے کی کوشش کی جارہی ہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حیوانات کی کلوننگ تو ٹھیک ہے لیکن انسان کی کلوننگ کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس سے بہت بڑا فساد فی الارض پیدا ہوگا۔کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس عمل سے "انسانیت" کی بھی خدمت ہوسکتی ہے،مثلاً یہ کہ انسان اس طرح حیات ابدی پاسکتا ہے۔دنیا میں ذہین ترین افراد کی تعداد میں ضرورت کے مطابق اضافہ کیا جاسکتا ہے۔وغیرہ وغیرہ۔تاہم بھیڑ کے خلیے سے ڈولی نام کی بھیڑ تیار کرنے والے اسکاٹش سائنس دانوں کی جماعت کے سربراہ ڈاکٹر ایان ولمٹ (Ian Wilmut) نے اپنے ایک تازہ ترین انٹرویو میں کہا ہے کہ کلوننگ کے عمل سے حیوان تیار کرنے کا عمل تو ٹھیک ہے لیکن انسان تیار کرنے کا عمل ایک غیر انسانی فعل ہے۔

ایک خبر کے مطابق امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے ایسے تمام تحقیقی مراکز کے فنڈز روک لئے ہیں جہاں کلوننگ کے شعبے میں کام ہورہا ہے اور جن کے بارے میں خیال ہے کہ وہاں انسان کی فوٹو اسٹیٹ کاپی تیار کی جاسکتی ہے۔بل کلنٹن نے نجی شعبے میں کام کرنے والے تحقیقی مراکز سے بھی

کہا ہے کہ وہ بھی اس سلسلہ میں سرکاری شعبے میں کام کرنے والے مراکز کی تقلید کریں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس عمل کو پابندیوں سے روکا جاسکے گا؟ اس سوال کا جواب واضح نفی میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغرب میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا جن بوتل سے نکل چکا ہے اور اب اس جن کو دوبارہ بوتل میں لے جانا تقریباً ناممکن ہے۔ کیونکہ اس جن کو شیطان نے دیکھ لیا ہے اور وہ اس سے جو کام لینا چاہتا ہے لے رہا ہے۔

مذہب میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے بارے میں کئی Myth پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے اہم ترین یہ ہے کہ وہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی آزادانہ تحقیق و تفتیش کی مرہون منت ہے۔ لیکن یہ بات جتنی درست نظر آتی ہے اس سے کہیں زیادہ غلط ہے۔ کمرشل آرٹ اور کمرشل فلم کی طرح مغرب کی سائنس اور ٹیکنالوجی بھی کمرشل ہو چکی ہے۔ اسے بھی سرمایہ داروں نے اچک لیا ہے۔ مغرب میں بیشتر تحقیق یا تو نجی شعبے میں ہو رہی ہے یا اگر نیم سرکاری یا سرکاری اداروں میں یہ کام ہو رہا ہے۔ تو وہاں بھی سرمایہ داروں ہی کا پیسہ لگ رہا ہے۔ یہ مغربی دنیا کا ایک روشن پہلو سمجھا جاتا ہے، علم اور دولت کی یکجائی بظاہر بہت شاندار اتحاد نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ داروں کے تجارتی مفادات تحقیقاتی سمت کا تعین کر رہے ہیں۔ سرمایہ دار تحقیق کے صرف ان امکانات پر پیسہ صرف کرتے ہیں جن کے ذریعہ انہیں دولت حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے۔ خواہ ان کے نتیجہ میں "علم" ترقی نہ کرے۔ وہ ان امکانوں کے لئے ایک پائی دینے پر تیار نہیں ہوتے جن سے علم ترقی کرسکتا ہے لیکن تجارتی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو مغرب میں ہونے والی سائنسی تحقیق کی آزادی کا نعرہ نعرے کے سوا کچھ نہیں، چنانچہ اس پس منظر میں اس امکان کو مسترد نہیں کیا جاسکتا کہ کلوننگ کا سارا سلسلہ سرمایہ داروں کے تجارتی مفادات کا مرہون منت ہو اور یہ ٹیکنالوجی بالآخر منافع کے حصول کے لئے وقف ہو کر رہ جائے اور اس سلسلہ میں مقابلے اور مسابقت کی فضا تمام اخلاقی حدوں کو پھلانگ جائے اور مسٹر بل کلنٹن کی پابندیاں دھری کی دھری رہ جائیں۔ آسٹریلیا سے یہ خبر آچکی ہے کہ وہاں ماس کلوننگ کے منصوبے پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے اور اس سلسلہ کے پہلے منصوبے کے تحت 500 بھیڑیں تیار کی جارہی ہیں، امریکہ سے خبر آئی ہے کہ ریس کے مشہور ترین گھوڑے سگار کی فوٹو اسٹیٹ تیار کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ کیونکہ اس طرح ریس جیتنے والا ایک گھوڑا سٹے بازوں کو دستیاب ہو جائے گا۔ بلاشبہ مغرب کبھی ایک جغرافیہ کا نام تھا لیکن اب ایک ذہنیت کا نام ہے۔ اور یہ ذہنیت دنیا کے کسی بھی ملک، کسی بھی قوم اور کسی بھی طبقے میں پائی جاسکتی ہے۔ اس ذہنیت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ نت نئے انحرافات بلکہ گناہ ایجاد کرتی ہے اور پھر انہیں تخلیقی کارنامہ باور کراتی ہے۔ کبھی یہ کارنامہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے دائروں میں انجام پاتا ہے، کبھی فکر و فلسفے کے دائرے میں، کبھی انسانی رشتوں کے دائرے میں اور کبھی کسی اور دائرے میں۔ انحرافات اور گناہوں کی ایجاد مغرب سے مخصوص نہیں، انسانی تاریخ کے مختلف ادوار میں یہ انسان کا کام کرتا رہا ہے۔ لیکن

جدید مغرب نے اس سلسلہ میں انسانی تاریخ کے ہر دور پر سبقت حاصل کرلی ہے۔ مثال کے طور پر مغرب نے بعض زندگی کے دائروں میں جو انحرافات اور گناہ ایجاد کئے ہیں انسانی تاریخ میں اس کی نہ صرف یہ کہ کوئی نظیر نہیں ملتی بلکہ اگر ان انحرافات اور گناہوں کا موازنہ حیونات کی جنسی زندگی کے دائرے میں موجود مواد سے کیاجائے تو حیوانات انسان سے بہت بہتر نظر آتے ہیں۔

مغرب نے نعوذباللہ خدا کو مسترد کرکے اس کی جگہ انسان کو تو بٹھادیالیکن وہ اس بھیانک جرم کی خلش سے نجات حاصل نہ کرسکا۔ بلکہ وقت گزرنے کی ساتھ ساتھ یہ خلش بڑھتی چلی گئی۔ اس کا لاشعوری طور پر یہ علاج دریافت کیا گیا کہ انسان ہی کو خدا بنادیا جائے۔ نطشے کا سپر مین ایک ایسی ہستی ہے جو اپنی طاقت، اختیار اور ارادے میں بے مثال ہے۔ مغرب کے سائنس دانوں نے تواتر کے ساتھ یہ بات کہی کہ ہم رفتہ رفتہ تمام فطری قوانین کو دریافت کرلیں گے اور جس دن ایسا ہوجائے گا ہمیں خداکے وجود کی کوئی نفسیاتی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔ انسان اپنی تقدیر کا خود مالک بن جائے گا۔ ماہر نفسیات ایرک فرام کی تو ایک پوری کتاب بھی اس موضوع پر ہے۔ جس کا عنوان (Man Shall be as God) مرزا یاس یگانہ چنگیزی نے کہا ہے:

خودی کانشہ چڑھا آپ میں رہا نہ گیا
خدا بنے تھے یگانہ مگر بنا نہ گیا

دلچسپ بات یہ ہے کہ جسمانی کلوننگ کے مسئلے پر پوری دنیا میں ہنگامہ برپا ہو گیا ہے اور خاص طور پر مذہبی حلقے اس سلسلے میں غیر معمولی رد عمل ظاہر کررہے ہیں۔ انہیں کرنا بھی ایسا چاہئے لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مغرب نے نفسیاتی اور جذباتی کلوننگ کے جس عمل کو پوری دنیا میں پھیلادیا ہے اس پر نہ اس عمل کی ابتدا کے وقت کوئی ہنگامہ برپا ہوا تھا اور نہ اب کوئی بڑا ہنگامہ برپا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس عمل کو سرے سے کلوننگ سمجھا ہی نہیں گیا حالانکہ یہ عمل سر تا سر کلوننگ سے عبارت ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ انسانوں کی عظیم اکثریت ذہنی، نفسیاتی اور جذباتی طور پر ایک دوسرے کی فوٹواسٹیٹ محسوس ہوتی ہے۔ دنیا کے لوگوں کی عظیم اکثریت کے نام، ان کے ملک، قومیتیں اور برادریاں بلاشبہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لیکن ان کی نفسیات یکساں ہے۔ ان کا جذباتی عمل اور رد عمل یکساں ہے۔ ان کی خواہش، آرزوئیں، تمنائیں اور مقاصد حیات یکساں ہیں۔ اصول ہے کہ پہلے انسان کی روح، نفس اور ذہن میں تبدیلی آتی ہے پھر جسم بدلتا ہے۔ مغرب نے پہلے دنیا بھر کو نفسیاتی وجذباتی طور پر کلوننگ کے عمل کا شکار کیا اور اب جسمانی کلوننگ کے عمل سے گزارنا چاہتا ہے۔ چونکہ یہ سراسر ایک خارجی عمل ہے اس لئے اس پر شدید رد عمل سامنے آرہا ہے۔ لیکن نفسیاتی وجذباتی کلوننگ چونکہ ایک داخلی عمل تھا اور ہے اس لئے اس پر کوئی خاص رد عمل سامنے نہیں آیا۔ حالانکہ اصل اہمیت داخلی عمل کی ہے۔

جہاں تک مذہب اور خاص طور پر اسلام کا تعلق ہے۔ تو اس مسئلے کے سلسلے میں اس کا نقطہ نظر بہت واضح ہے اور وہ یہ کہ اس نوع کے کسی بھی عمل فی نفسہہ قبول نہیں کیا جاسکتا۔ ظاہر ہے کہ کلوننگ ایک حال ہی کا واقعہ ہے اس لئے اس ضمن میں کوئی واضح بات اسلامی لٹریچر میں نہیں ملتی لیکن بنیادی اصول بہت سے ہیں اور ہم ان اصولوں سے جس اصول سے چاہیں اس ضمن میں استفادہ کرسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسلام میں جانداروں اور خاص طور پر انسانوں کی شبیہہ سازی کی ممانعت کی گئی ہے اس ممانعت کا نتیجہ ہے کہ اسلامی دنیامیں فن مصوری اور اس سے متعلق دیگر شعبے کبھی بہت ترقی نہیں کر سکے۔ شبیہہ سازی کی ممانعت کیوں کی گئی ؟ اس سوال کے مختلف جواب دیئے گئے ہیں ان میں سب سے اہم جواب یہ ہے کہ اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں مسلمان بھی دوسری قوموں کی طرح بت پرستی کا شکار نہ ہوجائیں۔ سنا ہے کہ جناب جاوید حامدی نے اس بنیاد پر تصویر کو جائز قرار دے دیا ہے کہ اب مسلمانوں میں بت پرستی کے پھیلنے کا کوئی امکان موجود نہیں۔ ممکن ہے اصل مسئلہ کی اصل توجیہ یہی ہو لیکن نظریہ آتا ہے کہ جانداروں اور خاص طور پر انسانوں کی شبیہہ بنانے کی ممانعت اس لئے کی گئی کہ قرآن مجید اور حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے آدم کو دونوں ہاتھوں سے تخلیق کیا۔ اس پوری کائنات میں صرف انسان وہ واحد مخلوق ہے جس کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے۔ یہ بات دراصل دوسری مخلوقات پر انسان کی فضیلت کا اعلان ہے۔ لیکن انسان کی اصل فضیلت یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر خلق کیا اور اللہ تعالیٰ تمام تغیرات سے ماوراء ہے۔ چنانچہ کسی بھی اعتبار سے اس کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ انسان میں عنصر ربانی موجود ہے، اس لئے ایک خاص درجے میں اس کا تعین بھی مناسب نہیں اور چونکہ شبیہہ سازی ایک طرح کا تعین ہے اس لئے اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ یہ عمل ایک اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی نقل بھی ہے اور اگر ہمارا حافظہ درست ہے تو ہم نے کہیں پڑھا ہے کہ شیطان خدا کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

بہر حال یہ امر واضح ہے کہ مغرب کی سائنس اور ٹیکنالوجی جو پہلے ہی اخلاقیات سے بے نیاز تھی سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں آکر اخلاقیات سے اور بھی بے نیاز ہو گئی ہے اور اب اس کے آگے کوئی دیوار کھڑی کرنا ممکن نہیں۔ ممکن ہے کہ مغربی ملکوں کی حکومتیں کلوننگ کے عمل کو محدود رکھنے کی کوشش کریں لیکن ان کی یہ کوشش کامیاب ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ قرب قیامت کی پیش گوئی ہزاروں برس سے کی جارہی ہے۔ لیکن اب یہ پیش گوئی حقیقی معنوں میں دور کی بات محسوس نہیں ہورہی۔